تقدیرِ الٰہی، انسانی تدبیر اور دُعا کے تعلق کو سمجھنا جماعت احمدیہ کی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے

جو لوگ خدا کی صفات اپنے اندر جاری کرتے ہیں ان کی دعاؤں کو غیر معمولی خصوصیت عطا کی جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
خطبہ نمبر ۳۱
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | جمعرات ۱۰ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ، ۱۲ اخاء ۱۳۶۸ ہش، ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۳۲

خدا کے عشق کی راہ میں کوئی منزل ایسی نہیں جہاں انسان رک کر کھڑا ہو جائے

اس طرح کام کریں کہ آنے والے لوگ آپکو تجدیدِ دین کرنیوالے سمجھیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ناصر باغ مغربی جرمنی مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء

حضور نے فرمایا:

چند دن پہلے مجھے نن سپیت (NUNSPEET) ہالینڈ میں جماعت احمدیہ ہالینڈ کو سالانہ جلسہ میں خطاب کرنے کی توفیق ملی۔ اس ضمن میں کہ آئندہ صدی کے لئے اور خصوصیت سے اس سال کے بقیہ حصے میں جماعت احمدیہ کو کیا کرنا چاہئے۔ میں نے ایک مضمون کی تمہید وہاں باندھی تھی۔ اس موقع پر میں نے تین بنیادی ایسے اسباب کا

مسلسل صفحہ ۲ پر

جماعت احمدیہ کے اخبار الفضل اور دیگر جرائد پر مقدمے

گذشتہ چند دنوں میں مرکز سلسلہ ربوہ سے شائع ہونے والے اخبار و رسائل پر چار مقدمے دائر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک مقدمہ ایک مولوی صاحب کی طرف سے اور تین مقدمے ہوم سیکرٹری پنجاب کی طرف سے دائر کئے گئے ہیں۔

روزنامہ الفضل پر دائر ہونے والا مقدمہ اس کے دوبارہ تو کے بعد ہونے والے مقدموں میں ساتواں پرچہ ہے۔ یہ پرچہ ۱۶ ستمبر ۱۹۸۹ء کے الفضل کے شمارہ پر کیا گیا۔ اس میں الزام عائد کیا گیا کہ اس شمارے میں احمدیوں نے خود کو مسلمان قرار دیا ہے اور اپنے مذہب کی تبلیغ کی ہے۔ یہ مقدمہ درج ہونے پر ایڈیٹر صاحب الفضل مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب پبلشر مکرم آغا سیف اللہ صاحب اور پرنٹر مکرم قاضی منیر احمد صاحب وغیرہ صاحبان نے سیشن جج چنیوٹ کی عدالت سے ضمانت قبل از گرفتاری کروا لی۔

ماہنامہ خالد کے شمارہ جون ۱۹۸۹ء ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے شمارہ مئی جون ۱۹۸۹ء اور ماہنامہ تحریک جدید کے شمارہ جون ۱۹۸۹ء پر تین مقدمات ہوم سیکرٹری پنجاب کی طرف سے دائر کئے گئے۔ ہوم سیکرٹری نے ڈپٹی کمشنر جھنگ کو ان مقدمات کے دائر کرنے کیلئے لکھا۔ ڈی سی نے کیس ڈی ایس پی چنیوٹ کو ارسال کیا۔ جنہوں نے ایس ایچ او تھانہ ربوہ کو مناسب کارروائی کی ہدایت کی۔ یہ مقدمات درج ہونے پر ماہنامہ تحریک جدید کے ایڈیٹر مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب پبلشر مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کاٹھگڑھی ماہنامہ خالد کے ایڈیٹر مکرم ملک خالد مسعود صاحب پبلشر مکرم مبارک احمد خالد صاحب، ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر مکرم قمر داؤد کھوکھر صاحب اور پبلشر مکرم مبارک خالد صاحب اور ان تمام رسالوں کے پرنٹر اور ضیاء الاسلام پریس کے مینجر مکرم قاضی منیر احمد صاحب نے ۹ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو چنیوٹ کے ایڈیشنل سیشن جج صاحب کی عدالت سے ضمانت قبل از گرفتاری کروالی ہے۔

اب تک الفضل پر ۷ مقدمے، خالد پر ۴ مقدمے، تشحیذ پر تین مقدمے اور تحریک جدید پر ۳ مقدمے دائر ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مکرم قاضی منیر احمد صاحب پر دائر ہونے والے مقدمات کی تعداد اب ۳۴ ہو چکی ہے۔

> اصل میں گناہ کی شناخت کے اصول صرف دو ہی ہیں۔ اوّل حق اللہ کی بجا آوری میں کمی یا کوتاہی دوم حق العباد کا خیال نہ کرنا۔

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کے بارے میں خصوصی دعاؤں کی درخواست

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کی صحت کے بارے میں ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء کی رپورٹ مرسلہ از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب مندرجہ ذیل ہے:

"تازہ آمدہ اطلاع کے مطابق مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کی صحت ہر روز خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو رہی ہے۔ اپریشن کے ذریعے جبڑے کی ہڈی کو جوڑ دیا گیا ہے۔ نیز چہرے کے زخم بھی ٹھیک کئے گئے ہیں۔ اب نرم غذا بھی شروع کرادی گئی ہے اور ان کو انتہائی نگہداشت کے وارڈ سے منتقل کر کے عام وارڈ میں رکھا گیا ہے۔"

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنا مزید فضل نازل کرے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور مکمل صحت عطا فرمائے۔

ذکر کیا جو جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے انتہائی ضروری ہیں اور جن کے باہمی تعلق کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اور وہ تین اہم اسباب جو قوموں کی ترقی کے لئے نہایت ہی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ ہیں تقدیرِ الٰہی اور انسانی تدبیر اور دُعا۔ ان تینوں کے درمیان باہمی رشتہ کیا ہے۔ کس کو کس پر فوقیت حاصل ہے۔ اور کیسے صاحبِ ایمان اس نظام کو اور ان کے باہمی تعلقات کو سمجھ کر اپنے لئے نہایت عمدہ اور پختہ لائحہ عمل تجویز کر سکتا ہے۔

دُعا کے ضمن میں مَیں نے یہی بتایا کہ دُعا کی قبولیت میں انسانی اعمال کو بہت گہرا دخل ہے۔ اور اعمال میں سے وہ حصّہ اعمال جن کا خدا تعالیٰ کی طرف بڑھنے سے تعلق ہے۔ جب تک خدا تعالےٰ کے ساتھ دوستی کا تعلق قائم نہ ہو اس وقت تک وہ اس کی آواز پر لبّیک نہیں کہتا۔ آواز پر لبّیک کہنے میں گہرے رشتے ہونے ضروری ہیں۔ اور جتنا زیادہ یہ رشتہ گہرا ہو گا۔ اتنا زیادہ زور کے ساتھ انسان دوسرے کی آواز پر لبّیک کہتا ہے جس طرح ایک بچے کی پکار پر ماں لبّیک کہتی۔ اس طرح آپ کو دنیا کے حصّوں میں کوئی اور مثال دکھائی نہیں دے گی۔ جس طرح ماں اپنے بچّے کے لئے بعض اوقات اتنا بے قرار ہوتی ہے کہ اپنی زندگی کے ہر آرام کو جہنم میں جھونک دینے کیلئے تیار ہوجاتی ہے۔ غیروں کی آوازیں سُنتی ہے تو اس کے دل میں وہ حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ پس یہ جو تعلق ہے۔ یہ درجہ بدرجہ ہر انسانی رشتے پر پھیلا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ قومی تعلقات میں بھی ہمیں اس کے مناظر دکھائی دیتے ہیں۔ اب مثلاً جرمنی میں ہی بعض ایسے واقعات رُونما ہوئے ہیں۔ جن سے انسانی فطرت کے اس پہلو پر مزید روشنی پڑتی ہے۔ جرمن قوم مظلوم لوگوں کو اپنے ہاں پناہ دینے میں ایک خاص مقام پیدا کرچکی ہے۔ اور اس لحاظ سے اسے دنیا میں ایک شہرت حاصل ہے۔

مشرقی جرمنوں سے مغربی جرمنی کا نیک سلوک

حضور ایدہٗ اللہ نے فرمایا آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ مشرقی جرمنی کے ہزارہا لوگ دوسرے مشرقی یورپ کے ممالک میں چلے گئے۔ اور وہاں سے پھر مغربی جرمنی کا رُخ کیا۔ اور ان کے اُوپر مغربی جرمنی نے حیرت انگیز طور پر جس محبت اور خلوص کا اظہار کیا ہے۔ وہ دل پر اثر کرنے والی بات ہے۔

حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمام سہولتیں مہیّا کرنے والے ادارے بارڈر پر ان کے استقبال کیلئے پہنچے ہوئے تھے۔ اور پروگرام یہ ہے کہ آئندہ چند سال تک مسلسل ان آنیوالوں کے ساتھ یہ سلوک ہوتا رہے گا۔ اور پاسپورٹ کی درخواست دینے کی بجائے پاسپورٹ کے دفاتر وہاں سرحدوں کے اُوپر کھُل گئے۔ اور ہر آنے والے کو اُسی وقت اُس کا پاسپورٹ بنا کر اُسے دے دیا گیا۔ اب دیکھئے کتنا زمین آسمان کا فرق ہے۔ جذبۂ ہمدردی بظاہر وہی ہے۔ جو انسان کے گہرے فطری تقاضوں سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی مظلوم کی مدد کی جائے۔ مگر کہاں وہ مظلوم جو دُور کے ملکوں سے آنے والے ہیں۔ اور کہاں اپنے وہ بھائی جو مشرقی جرمنی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان بڑا فرق ہے۔ لیکن یہ انسانی فطرت ہے۔ اس فطری تقاضے کو مٹایا نہیں جا سکتا۔ جماعت احمدیہ کی اپنی ایک شخصیّت ہے۔ وہ کوئی ملکی شخصیت نہیں۔ وہ ایک بین الاقوامی شخصیّت ہے۔ ایک سو بیس ممالک سے تعلق رکھنے والی یہ جماعت ہے۔ لیکن اس کے باوجود ایک سو بیس ممالک میں سے ہر ملک جماعت کی شخصیّت پر اپنے رنگ میں بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ اور بین الاقوامی تعلقات میں ان شخصیتوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ اس مشکل کو دُور کرنے کیلئے وہی ذریعہ ہے جس کا مَیں پہلے ذکر کرچکا ہوں کہ دُعا ہی کے ذریعہ خدا سے تعلق باندھا جائے۔ جو جماعت احمدیہ کی طرح عالمگیر ہی نہیں بلکہ ساری کائنات کا مالک ہے۔ اور اس کے ساتھ ایسا تعلق باندھا جائے۔ کہ ہر دوسرے انسانی تعلق سے وہ تعلق بڑھ جائے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اس غیر معمولی تعلق کے بعد خدا آپ سے وہ سلوک نہ کرے۔ جو قومیں اپنی ہم قوموں کے ساتھ کیا کرتی ہیں۔

حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے ماں اور بچے کے درمیان جو مشترکات ہیں اس کی تشریح فرمائی اور فرمایا مشرقی جرمنی کے باشندوں سے محبت اور پیار کا سلوک بھی اگر مغربی جرمنی کے باشندوں نے کیا ہے تو واضح بات ہے کہ ان کے درمیان مشترکات ہیں۔ اور جب ہم ان کے ساتھ مل کر بیٹھیں تو ان کے جذبات اور تعلقات کی صورت اور ہوُا کرتی ہے۔ جب غیر جنس غیر جنس کے ساتھ مل کر بیٹھتا ہے تو اس کے تعلقات اور جذبات کی صورت اور ہوُا کرتی ہے۔ یہ ایسی بات نہیں ہے۔ جس کا سوچ سے تعلق ہے۔ یہ ایسی بات نہیں ہے جس کا انسانی اخلاق سے تعلق ہے۔ یہ فطرت کے گہرے تقاضے ہیں۔ چنانچہ فارسی میں کہا جاتا ہے۔

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز۔

حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم جنس پرندے اپنی جنس کے دوسرے پرندوں کے ساتھ مل کر یعنی دونوں ہم جنس باہم پرواز کرتے ہیں۔ اب اس میں کسی اخلاق کی تو کوئی بات نہیں۔

حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جہاں تک قوموں کی طبعی فطری رجحانات کا تعلق ہے۔ اس میں شکوے کی کوئی جا نہیں۔ آپ اس قسم کی باتیں ہرگز نہ کریں۔ کہ جرمن قوم نے جرمن قوم کے ساتھ تو اتنا اچھا سلوک کیا۔ مگر ہمیں بعض دفعہ پندرہ پندرہ سال گزر جاتے ہیں پاسپورٹ کیلئے۔ لیکن پاسپورٹ نہیں ملتا۔ یہ کوئی سوچی سمجھی تدبیر کے نتیجہ میں نہیں۔ نہ ہم اسے دیس کے فرق کے طور پر کہہ سکتے ہیں۔

حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لیکن جتنا ہم غور کریں۔ یہ بات ضروری دکھائی دے گی۔ کہ اشتراک ہونے چاہئیں۔ اور جہاں جہاں اشتراک پائے جائیں گے وہاں یہ فطری تقاضہ کار فرما ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا کی مقبولیت میں یہی بات سکھائی ہے۔ کہ تم میرے ساتھ اپنی قدرِ مشترک پیدا کرو۔ یہ نہ ہو کہ تم غیر کے بنے رہو۔ اور پھر مجھے پکارو۔ اور پھر یہ خیال کرو۔ یہ وہم دل میں لاؤ۔ کہ مَیں ضرور تمہاری پکار کا جواب دُوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں۔ مَیں تو قریب ہوں۔ یہاں لوگ بعض دفعہ عبادی کا مفہوم نہ سمجھنے کے نتیجہ میں ایک غلط نتیجہ نکال لیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ عبادی سے مراد ہر کس و ناکس ہے۔ اور ہر قسم کا انسان اس کے ذیل میں آجاتا ہے۔ خواہ وہ گندا ہو۔ خواہ وہ گمراہ ہو، خواہ وہ خدا کی ہستی کا منکر اور اُسے گالیاں دینے والا ہو۔ اور خواہ وہ بندوں پر ظلم کرنے والا ہو۔ عبادی کے ذیل میں وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہر قسم کا انسان شامل ہو جاتا ہے۔ اور خدا کا اُن کو جواب یہ ہے کہ مَیں تمہارے قریب ہوں۔ حالانکہ واقعتاً ہرگز ایسی بات نہیں ہے۔ خدا اُسی کے قریب ہوتا ہے۔ جو خدا کے قریب ہو۔ اور عبادی سے مراد یہاں وہ غلام ہیں، جو عبادت کے ذریعہ خدا تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ جب تجھ سے پوچھیں کہ ہمارا خدا کہاں ہے۔ تو خدا جواب دیتا ہے۔ کہ مَیں تمہارے ساتھ رہتا ہوں۔ پس پہلے قربِ شخصیّت ہونا چاہیئے۔ پہلے قرب خصلتوں کا ہونا چاہیئے، آداب کا ہونا چاہیئے۔ مزاج کا ہونا چاہیئے، انسانی رجحانات کا قرب ہونا چاہیئے، قرب کے سارے ذریعوں کو استعمال کرتے ہوئے آپ خدا کے قریب ہونے کی کوشش کریں۔ تو پھر آپ عبد بنیں گے۔ اور اگر آپ خدا کے مزاج کے مطابق اپنا مزاج ڈھالنے کی کوشش کریں تو پھر دیکھیں۔ کہ کس طرح خدا آپ کے قریب ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ کا سلوک اپنے بندوں سے اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ وہ لوگ۔ تو خدا کے بن جاتے ہیں۔ اور خدا کی صفات اپنے اندر جاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی دعاؤں کو غیر معمولی خصوصیت عطا کی جاتی ہے۔ اور انکو خدا دوسروں پر فوقیت دیتا ہے۔ اور انکی خاطر بعض دفعہ بڑے بڑے انسانی گروہ ہلاک کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں کوئی ناانصافی نہیں ۔ وہاں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایسے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کیا گیا ۔ کہ اے خدا ہم بھی تو تیرے بندے تھے ۔ ہم سے تو نے کیوں امتیازی سلوک برتا ۔ ایک نوح اور اسکے چند ماننے والوں کی خاطر کتنے بڑے اور کتنے وسیع علاقے میں پھیلے ہوئے انسانی گروہ کو ہلاک کر دیا یہ ایسا ہی سوال ہے جیسے آپ بھی کہہ سکتے ہیں ۔ کہ ہم سے کیوں استثنائی سلوک کیا گیا ۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ ایک فطری سلوک ہے ۔ اور یہ فطرت ہر کسی کو خدا سے عطا ہوتی ہے ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر آپ چاہتے ہیں ۔ کہ آپکی دعائیں قبول ہوں اور جس طرح دنیاوی قومیں اپنی ہم جنس قوموں کی طرف محبت اور شفقت سے لپکتی ہیں اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہیں ۔ اسی طرح خدا اپنی رحمت کے ساتھ آپ کی طرف لپکے ۔ اور آپکی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرے اور آپ سے اپنے قرب کا سلوک آپکو بھی دکھائے اور دنیا کو بھی دکھائے تو پھر آپکے لئے ضروری ہے کہ ۔ یہی فطری طریق اختیار کریں ۔ جو خدا نے ہمیں سکھایا ہے اور ساری کائنات میں سے زندگی کی ہر قسم اس سلوک کا فضل ہے ۔

اللہ تعالیٰ کے تصوّر میں ترقی کریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیونکہ یہ آج کا جمعہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کا جمعہ ہے اس لئے خصوصیت کے ساتھ میں نوجوانوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے اعمال کو اس رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کریں کہ ان کے خدا کے تصوّر کے قریب تر ہو جائیں ۔ یہاں جو میں نے انکے خدا کے تصور کے قریب تر کا لفظ استعمال کیا ہے یہ عمداً کیا ہے ۔ ورنہ خدا تو ایک ہی ہے ۔ اسکا تصور وہی ہے جو بنیادی تصور قرآن کریم نے پیش کیا ہے ۔ مگر امر واقعہ یہ ہے ۔ کہ آپکو اس معاملے میں آگے قدم بڑھاتے ہوئے خدا کا جب مزید عرفان حاصل ہوگا ۔ تو آپ یہ بات اچھی طرح سمجھ جائیں گے ۔ کہ ایک خدا ہونے کے باوجود اور باوجود اس کے کہ وہی تصور ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے ۔ پھر بھی ہر انسان کا تصور دوسرے سے مختلف ہوا کرتا ہے ۔ اور انکی توفیق کے مطابق یہ تصور بڑھتا چلا جاتا ہے ۔ اور پھیلتا چلا جاتا ہے ۔ ہر انسان پر خدا ایک طرح ظاہر نہیں ہوا کرتا ۔ بعض انسانوں کی کوششیں محدود ہوا کرتی ہیں ۔ بعض کے اخلاق ابھی اتنے بلند نہیں ہوتے کہ خدا کی صفات کے لطیف اور عارفانہ پہلو کو پہچان سکیں ۔ اس لئے ہر شخص اپنے خدا کا ایک خاص تصور رکھتا ہے ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

پس قرآن کریم نے جب یہ فرمایا کہ ہر روز ہر لمحہ خدا کی شان تبدیل ہوتی رہتی ہے ۔ تو اس سے یہی مراد ہے ۔ یہ مراد تو نہیں کہ نعوذ باللہ خدا بدلتا رہتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ ہر قسم کی تبدیلی سے پاک ہے ۔ تبدیلی سے بالا ہے ۔ کوئی ایسی ہستی جو ازلی بھی ہو اور ابدی بھی ہو ۔ وہ تبدیل نہیں ہو سکتی ۔ کیونکہ اگر وہ تبدیل ہوگی ۔ تو نہ وہ ازلی رہے گی ۔ اور نہ وہ ابدی رہے گی ۔ اس نکتے کو سمجھتے ہوئے ہزار ہا سال سے فلاسفروں نے اس پر بحث کی اور دنیا کے مختلف ممالک کے قدیم اور جدید فلسفی اپنی کوششوں اور کاوشوں کے ذریعے اس نتیجے پر پہنچے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی میں تبدیلی ممکن نہیں ۔ اور مذاہب کے مطالعہ سے یہی بات معلوم ہوتی ہے ۔ کہ خدا کی ہستی کی تبدیلی اس کے ازل پر بھی حملہ کرتی ہے ۔ اور اس کے ابد پر بھی حملہ کرتی ہے ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں اس کی وہ شان ضرور بدلتی ہے اور ہر لمحہ بدلتی ہے ۔ جو اپنی مخلوق پر ظاہر ہو رہی ہوتی ہے ۔ مثلاً موسموں کی تبدیلی کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی شان بدلتی ہے ۔ لیکن حقیقت نہیں بدلتی ۔ خدا تعالیٰ کی شان کا اظہار بدل رہا ہوتا ہے ۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موسموں کی تبدیلی کے متعلق بیان فرمانے کے بعد فرمایا کہ جلووں کی تبدیلی سے ہرگز یہ مراد نہیں ۔ کہ خدا تبدیل ہوتا ہے ۔ لیکن جلووں کی تبدیلی سے انسان کے دل پر مختلف اثرات ہوتے ہیں ۔ اس مضمون کو جب آپ انسان کے عرفان کے ساتھ جوڑ کر سمجھنے کی کوشش کریں ۔ تو ہر انسان کے عرفان کی ترقی کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کے جلوے بھی تبدیل ہوتے رہتے ہیں ۔ اور ایک نیا خدا انسان پر ظاہر ہونے لگتا ہے ۔ پس اس پہلو سے جب آپ خدا تعالیٰ سے تعلق باندھیں گے ۔ تو آپ دیکھیں گے کہ جتنے اخلاق کے ساتھ آپ خدا جیسا بننے کی کوشش کریں گے اتنا ہی خدا کا تصور اور زیادہ پھیلتا اور بڑھتا چلا جائے گا ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف کھانوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ ایک ہی کھانا جو آپ کی پسند کا ہو اگر آپ روزانہ کھانا شروع کر دیں ۔ تو کچھ دنوں کے بعد وہ بدمزہ لگنے لگے گا ۔ مگر یاد رکھیں کہ ایسا کوئی خطرہ بندے اور خدا کے تعلق کے درمیان واقع نہیں ہو سکتا کیونکہ ہر روز نئی شان دکھانے کا مضمون ہمیں یہ بتلا رہا ہے ۔ ہمیں یقین دلا رہا ہے ۔ کہ جتنا چاہو خدا کی طرف بھاگو جتنا چاہو اسے اپناؤ ۔ ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں ۔ کہ ایک بھی دن ایسا نہیں آئے گا ۔ کہ جب تم خدا کے حسن سے دور ہونے شروع ہو جاؤ ۔ اور یہ سمجھ کر کہ بس ہم نے دیکھ لیا ۔ جو دیکھنا تھا ۔ ہر روز وہ نئے جلوے دکھائے گا ۔ اس مضمون پر ایک دفعہ پہلے بھی میں نے ایک شعر آپ کو سنایا تھا ۔ وہ بہت عمدہ شعر ہے شاعر کہتا ہے ؎

جب سے دیکھا ہے تجھے عالم تو دیکھا ہے
مرحلہ طے نہ ہوا تیری شناسائی کا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ۔ کسی انسان کے متعلق تو یہ شعر نہیں کہا جا سکتا ۔ سوائے ان خدا رسیدہ انسانوں کے متعلق جو خدا کے جلووں میں اس قدر آگے بڑھ چکے ہوتے ہیں ۔ کہ عام انسان ان کی جتنی بھی پیروی کرے ۔ ان کے جلووں کا احاطہ نہیں کر سکتا ۔ یہ خدا نہ ہوتے ہوئے بھی عام انسانوں سے اتنا فرق کرتے ہیں ۔ ہر انسان اگر وہ ان سے شناسا ہونے کی کوشش کرے ۔ اپنی عمر گذار دے گا ۔ مگر ان کے حسن کی وسعتوں کو پا نہیں سکتا ۔

پس اگر دنیا کے لئے یہ شعر کسی پر صادق آ سکتا ہے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر صادق آ سکتا ہے ۔ کیونکہ آپ کی ذات پر ہر لمحہ خدا نئی شان سے ظاہر ہوتا رہا ۔ اور جس شان سے بھی خدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوا ۔ آپ نے ہر اس شان کو اپنا لیا ۔ اس شان سے چمٹ کر بیٹھ گئے ۔ اس کو اپنے وجود کا حصہ بنا لیا ۔ پس اگر کوئی شخص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے حسن کو یہ دیکھ کر کہتا چلا جائے ؎

جب سے دیکھا ہے تجھے عالم تو دیکھا ہے
مرحلہ طے نہ ہوا تیری شناسائی کا

اس شعر کا ایک ایک لفظ حسن کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتا چلا جائے گا ۔ اور زندگی کے سفر کا ایک قدم بھی ایسا نہیں ہو سکتا ۔ جس میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت کا مطالعہ کریں اور آپ میں جلوہ نو نہ دیکھیں ۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس بات کی گواہی دی ہے ۔ قرآن کریم فرماتا ہے ۔ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرا ہر آنے والا لمحہ ہر گذرے ہوئے لمحہ سے بہتر ہوتا چلا جا رہا ہے ۔ اسکی یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے خدا کو کسی جامد حالت میں نہیں پایا ۔ بلکہ پھیلتے ہوئے اور آگے بڑھتے ہوئے دیکھا ہے ۔ اور جوں جوں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب آسمانی آقا سے شناسائی حاصل کرتے چلے گئے ۔ جوں جوں آپ عرفان میں بڑھتے چلے گئے وہ خدا بھی آپ کا بڑھتا رہا اور مزید وسعت اختیار کرتا رہا ۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر لمحہ ایک نیا ظاہر ہونے والا خدا تھا ۔ جس کے جلوے سے آپ مدہوش ہوتے رہے ۔ پس خدا کا عشق حقیقی ہے ۔ کیونکہ اس عشق کی راہ میں کوئی بھی ایسی روک نہیں ۔ ایسی منزل نہیں جہاں یہ عشق کھڑا ہو جائے اور اس عشق کے کھڑے ہونے کے نتیجہ میں کسی قسم کی بوریت پیدا ہونی شروع ہو جائے ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس لئے یہ راز ہے جو میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں ۔ خدا تعالیٰ کو دیکھ کر اگر اس کی طرف آگے نہیں بڑھیں گے تو نعمت کا انکار ہے ۔ خدا تعالیٰ کو دیکھ کر اس کی طرف آگے بڑھنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ اسے اپنائیں اور اسے اپنی ذات میں جاری کرنے کی کوشش کریں ۔ اور اس کی صفات حسنہ سے لذت پاتے ہوئے محض تعریف نہ کریں ۔ اور محض زبان سے نہ کہیں کہ ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے ۔ بلکہ اعمال میں یہ کر کے دکھائیں کہ ہاں ہمیں یہ صفات پسند ہیں ۔ ہمیں حقیقتاً پیاری لگی ہیں ۔ اس لئے ہم اپنی ذات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں بھی ان کو جاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ جہاں آپ نے ایک قدم آگے بڑھایا وہاں ایک اور خدا آپ پر ظاہر ہونے لگے گا اس کی اور صفات حسنہ آپ کے آگے کھڑی ہو جائیں گی اور آپ کو بلائیں گی کہ ہاں میری طرف بھی آؤ۔

پس یہ وہ مضمون ہے جس کو سمجھنا جماعت احمدیہ کے لئے اور خاص طور پر نوجوانوں کے لئے ضروری ہے ۔ کہ وہ ایک جذباتی دور سے گزرتے ہیں ۔ محبت کرنے کے طریقے جانتے ہیں ۔ محبت کرنے کی طاقتیں خدا نے ان کو عطا کی ہوتی ہیں ۔ پس ان طاقتوں کو دنیا میں کھونے اور ضائع کرنے کی بجائے اگر وہ اپنے خدا کی طرف لگا دیں گے پھر ان پر دعا کرنے کا یہ مضمون واضح ہو گا ۔ پھر ان کو معلوم ہو گا کہ کیونکر خدا ہر روز دعا کو پہلے سے بھی زیادہ قبول کرتا چلا جا رہا ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اس مقصد کو حاصل کئے بغیر آپ تمام دنیا کی چیزوں کو خدا کی خاطر فتح کرنے کا خواب اگر دیکھیں گے تو وہ پورا نہیں ہو سکتا خواب تو آپ سب دیکھ رہے ہیں ۔ جس کی تعبیر انہی لفظوں سے آپ کو ملے گی ۔ جو میں نے آپ کو بتائے ہیں ۔ پس شعوری اور غیر معمولی طور پر اپنے خدا کے قریب ہونے کی کوشش شروع کر دیں کیونکہ خدا کا جو حسین تصور بھی آپ نے باندھا ہے وہ آپ کے سفر کا پہلا مقام ہے اس تصور کو اپنی ذات میں جاری کرنا شروع کر دیں ۔ اور اپنا جائزہ لیا کریں ۔ کیا آپ کے وجود میں کوئی مزید حسن پیدا ہوا ہے یا نہیں ۔ کیا دیکھنے والوں نے آپ کے اندر کوئی نمایاں پاک تبدیلی پائی ہے یا نہیں اگر آپ کا حسن بڑھ رہا ہے اور آپ خدا کے قریب ہو رہے ہیں ۔ جیسا کہ میں نے آپ کے سامنے خوب کھول کر یہ بات رکھ دی ہے ۔ خدا بھی آپ کے لئے اور بڑا اور زیادہ وسیع تر حسن اختیار کرتا چلا جائے گا ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

پس اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کریں اور دعا کی طاقت کو بڑھانے کیلئے اس اصول پر عمل کریں ۔ جو میں نے آپ کو بتایا ہے ۔ اس کے بعد پھر ہمارے سامنے بہت سے کام ہیں ۔ بہت سے لائحہ عمل ہیں ۔ جن کو ہم نے اختیار کرنا ہے ۔ اور خصوصیت کے ساتھ آئندہ صدی کے لئے ہم نے نمونے بنا کر پیش کرنے ہیں ۔ اس طرح خدمت دین کے لئے نمونے بنا کر پیش کرنے ہیں اسطرح سے خدمت دین ہوا کرتی ہے اس طرح سے دنیا میں روحانی انقلاب برپا کئے جاتے ہیں ۔ اس رنگ میں ایسا کام کریں کہ جس طرح دنیا گزرے ہوئے تجدید دین کرنے والوں کو دیکھتی ہے ، اسطرح آپ کو ، اس نسل کو ، آئندہ آنے والی صدی تجدید دین کرنے والوں کے طور پر دیکھے اور وہ یہ سمجھے کہ آپ کا مقام ان کے مقابل پر ایسا تھا جیسا تجدید دین کرنے والوں کا مقام ہوا کرتا ہے آپ نے ان کے لئے راہیں اختیار کرتے کے اسلوب جو شروع کئے ہیں آپ نے جن راہوں پر چل کر آگے بڑھ کر یہ نمونے دکھائے ہیں اور ان کو بتایا ہے کہ کس طرح خدا اور بندے دونوں کی طرف بیک وقت سفر ہوا کرتے ہیں اور کس طرح ان کے فاصلوں کو آپس میں انسان اپنی دعاؤں اور کوششوں کے ذریعہ کم کرتا چلا جاتا ہے اور یہ جو آخری بات ہے اس کے متعلق اللہ نے چاہا تو آئندہ پھر کبھی میں کسی موقع پر بات کروں گا ۔ یعنی فاصلے کم کرنے کی بات ۔ ایک فاصلے کے متعلق تو میں نے آپ کے سامنے بات کھول دی ہے ۔ آپ کے اور خدا کے فاصلے کم ہونے چاہئیں ۔ مگر کم ہونے سے یہ مراد نہیں کہ واقعی کم ہو جائیں کم ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ آگے بڑھیں گے اور خدا بھی آگے بڑھے گا ۔ اس کے باوجود جہاں تک آپ کی خاطر پیار پھوٹنے کا تعلق ہے وہ فاصلے کم ہوتے ہوتے بالکل مٹ جائیں گے ۔ اور ایسے مٹ جائیں گے کہ آپ عملاً اس بات کا مشاہدہ کریں گے ۔ کہ خدا آپ کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے ۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے اور

ہم آئندہ نسلوں کیلئے آئندہ صدیوں کیلئے ایک ایسا ثبوت چھوڑ جائیں ۔ جس کی روشنی میں وہ ہمیشہ خدا اور خدا کے بندوں کی طرف آگے بڑھتے رہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے ۔

خبریں

ملکی خبریں

● سندھ انتظامیہ کو مطلوب جی ایم سید اور ان کے ساتھیوں کو ۱۰ ، اکتوبر کی رات پنجاب پولیس کے حفاظتی دستے نے سندھ حکام کے حوالے کر دیا ۔ مسٹر جی ایم سید گرفتاری سے بچنے کے لئے پنجاب کے ضلع راجن پور میں داخل ہو گئے تھے ۔ معلوم ہوا ہے کہ جی ایم سید پنجاب کے علاقے سے گزر کر بلوچستان کی طرف جا رہے تھے ۔ گرفتاری سے قبل جی ایم سید نے بیان دیتے ہوئے اس سے انکار کیا کہ ان کے لوگوں نے جھنڈا جلایا ہے ۔

● قومی اسمبلی کی ڈپٹی سپیکر بیگم اشرف عباسی نے ۱۰ ، اکتوبر کو اچانک اجلاس ملتوی کر کے اپوزیشن کو حیرت زدہ کر دیا ۔ اراکین اس وقت بلوچستان کے مسئلے پر تحاریک التوا پیش کرنے کی اجازت طلب کر رہے تھے ۔ بعد ازاں اپوزیشن کے اراکین نے پریس کانفرنس کی اور بتایا کہ ایوان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سپیکر نے واک آؤٹ کیا ہے ۔

● پیپلز پارٹی کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل اور سندھ حکومت کے مشیر منظور وسان نے بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اکبر بگٹی پر شدید تنقید کرتے ہوتے انہیں قوم کی عزت پر دھبہ قرار دیا اور انہیں سی آئی اے کا ایجنٹ ٹھہرایا ہے ۔

● کوئٹہ میں ایک نوجوان کے قتل پر ھنگامے ہوئے دو درجن سے زیادہ دکانیں نذر آتش کر دی گئیں تعلیمی اور کاروباری ادارے بند کر دیئے گئے ہنگاموں میں تین آدمی مارے گئے ۔

● مصطفیٰ کھر نے کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو قومی مفاد کی خاطر غلام مصطفیٰ جتوئی کی دوستی قربان کر دوں گا ۔ انہوں نے کہا کہ میرے آنے کے بعد سب اچھا ہو جائے گا ۔ تاہم انہوں نے کہا کہ میرا اور جتوئی کا کردار مشترکہ بھی ہو سکتا ہے ۔

غیر ملکی خبریں

● جنوبی افریقہ کی سیاہ فام قوم پرست تحریک کے ایک سرکردہ لیڈر والٹر سی سیلو کو ۲۵ سال کی قید کے بعد رہا کیا جا رہا ہے ۔ جنوبی افریقہ کے صدر نے کہا ہے کہ جونہی ضروری کارروائی مکمل ہو گی ۷۷ سالہ سی سیلو کو فوری طور پر رہا کر دیا جائے گا ۔ سات اور قیدیوں کو جن میں یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ کے صدر بھی شامل ہیں ، رہا کیا جائے گا ، یہ سب طویل مدت قید کاٹ رہے تھے ۔ جنوبی افریقہ کے صدر نے کہا کہ اس کارروائی کا مقصد جنوبی افریقہ کے مسائل کا پر امن حل کی تلاش میں امداد فراہم کرنا ہے ۔

● افغان حکومت کے مطابق چھاپہ ماروں کے کابل کے رہائشی علاقوں پر میزائیلوں کے حملے کے نتیجے میں ۲۳ ، افراد ہلاک ہو گئے ۔ ۵ ، راکٹ ایک پر ہجوم بس سٹینڈ پر گرے ، مرنے والوں میں عورتیں اور بچے شامل ہیں ۔

● مشرقی جرمنی کی حکومت نے ان زیر حراست افراد کو رہا کرنا شروع کر دیا ہے جنہیں گذشتہ اتوار کو ملک کے مختلف شہروں میں حکومت مخالف مظاہروں کے دوران گرفتار کیا گیا تھا ۔ مشرقی برلن کے کلیسائی ذرائع کے مطابق شہر میں سینکڑوں افراد کو رہا کیا جا چکا ہے ۔

● بولیویا ، کولمبیا اور پیرو کے صدر سیکیورٹی کے انتہائی سخت انتظامات کے تحت پیرو کے شہر "آئی تا" میں میٹنگ کر رہے ہیں تاکہ فاک لینڈ کے سمگلروں کے خلاف اپنی مہم کو مربوط کر سکیں ۔ اس سربراہ کانفرنس میں جس میں سات جنوبی امریکی ملکوں کے صدور شرکت کر رہے ہیں ، سب سے اہم مسئلہ منشیات کے خلاف کارروائی زیر بحث آئے گا ۔ کولمبیا کے دارالحکومت بگوٹا میں ایک مسلح شخص نے بگوٹا کے ایک اخبار کے دو علاقائی ایڈیٹروں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ۔ جس نے منشیات کا کاروبار کرنے والوں کے خلاف مہم شروع کی تھی ۔

روزنامہ الفضل ربوہ پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد ، مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ ، قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

صدر غلام اسحٰق خان نے کہا

صدر غلام اسحٰق خان نے بارھویں حج کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ حج پر جانے سے پہلے جو تربیت دی جاتی ہے۔ اس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ جانیوالوں کو اس بات کے لئے تیار کرنا چاہیئے کہ وہ امن اور رواداری کے پیغام پر عمل بھی کریں اور اسکی تبلیغ بھی کریں ایک دوسرے کی عزتِ نفس کا خیال رکھیں اور ایک دوسرے کو برداشت کریں یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ ، انہوں نے کہا، کہ آپس کے بغض اور کینے اور تعصب ختم کئے جائیں۔ اور جب وہ واپس آئیں تو ان تمام باتوں سے انکے سینے پاک ہوں۔ انہوں نے کہا کہ روحانی بلوغت کا حصول اور اسکی دیکھ بھال حج کا مقصد ہے۔ اور یہ موقعہ انسان کو تنظیمی صلاحیتیں عطا کرتا ہے۔ اور مثبت سوچ کی طرف لے جاتا ہے۔ آپس میں اعتماد پیدا کرتا ہے اور ایک دوسرے سے تعاون کی روح کو جنم دیتا ہے۔ یہ ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا، خواہ معاملہ سماجی ہو یا سیاسی یا اقتصادی، تقاضا کرتا ہے۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا۔ کہ مؤثر طریق پر ان باتوں کا مسلم دنیا پر اثر نہیں ہو رہا۔ کیونکہ انفرادی طور پر یہ کوشش نہیں کی جا رہی کہ یہ خوبیاں حج کے موقعہ پر لوگوں میں پیدا کی جائیں۔

صدر مملکت نے کہا کہ اگر ہم اپنی زندگی کو نظرِ ثانی کر کے بہتر بنا سکیں تو قوم کو بھی فائدہ ہوگا۔ اور وہ لسانی۔ مذہبی۔ علاقائی تعصبات سے پاک ہو جائے گی۔ ہم نے رنگ اور مسلک کے بتوں کو توڑنا ہے اور اپنی شخصیت کو قائم رکھنا ہے۔ ہم نے درحقیقت تسبیح کے بکھرے ہوئے دانوں کو از سرِ نو پرونا ہے،

صدر محترم نے کہا کہ یہ مذہب کی ایک بہت بڑی خدمت ہوگی اور اس کے ساتھ ہی اپنی قوم کی بھی۔ (اگر کانفرنس ایک عملی پروگرام طے کر لے جس سے یہ ساری باتیں حاصل کی جا سکتی ہوں) اور اس میں بھی کیا شک ہے کہ اس میں حصہ لینے والے اس بات میں فخر محسوس کریں گے۔ جہاں تک حج کے انتظامات کا تعلق ہے۔ صدر صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ کانفرنس میں شرکت کرنے والے لوگ ایسا فیصلہ کریں کہ ان کی زندگی کی مستقل بنیادیں قائم ہو جائیں اور انکے مسائل حل ہو سکیں۔ وہ تمام باتیں جو گذشتہ کانفرنسوں میں روک کے طور پر سامنے آتی رہی ہیں۔ ان کو دور کیا جائے۔ اس بات پر بھی سوچنے کی ضرورت ہے کہ ہر سال حج کانفرنس کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے۔ جب کہ ہر سال مشکلات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ یہ بات بھی ضروری ہے کہ ناکامیوں کی وجوہات کو زیر بحث لایا جائے اور ان پر غلبہ پانے کی کوشش کی جائے۔

صدر محترم نے اس سلسلے میں تین باتیں بیان کیں۔ جو کانفرنس کے کرنے کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تجربہ محض تجربہ کرنے کی غرض سے ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ یہ کوشش کی جانی چاہیئے کہ جو انتظام کئے گئے ہیں۔ جو اصلاحات کی گئی ہیں انکو مستقل طور پر اختیار کیا جائے۔ اور انکے متعلق ہمیشہ ضروری اقدام کئے جائیں۔ اور یہ ساری اصلاحات ایسی ہونی چاہئیں جنہوں نے ماضی میں اپنی افادیت ثابت کر دی ہے۔ اگر ان میں کوئی خامیاں ہوں تو ان کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

عام طور پر مسائل کی بنیادی وجوہ ایک جیسی ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کا حل کر لینے کے بعد ان کو مستقل بنیادوں پر قائم کرنا چاہیئے۔ تیسری بات انہوں نے یہ کہی کہ اس بات پر بھی غور ہونا چاہیئے۔ کہ جو مدد حکومت کی طرف سے فراہم کی جاتی ہے۔ وہ کہیں ان کے اپنے ارادے کی مضبوطی میں کمزوری تو نہیں پیدا کر دیتی۔ کیا اسی دی جانے والی رقم کے باوجود ان کی خود اعتمادی قائم رہتی ہے۔ اور کیا وہ اسی روح کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ جس سے انہیں کام کرنا چاہیئے

صدر محترم نے طبی سہولیات کے متعلق بھی کانفرنس کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی کہ اس معاملے میں بھی نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ صدر غلام اسحٰق خان نے مزید کہا کہ اس رویئے کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیئے۔ کہ لوگ بڑی عمر میں حج کے لئے جائیں انہوں نے کہا کہ یہ ایک ایسا مقدس فریضہ ہے جسے جوانی کی عمر میں ادا کیا جانا چاہیئے تاکہ اس کے بعد کافی عرصہ تک اس کی برکات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ انہوں نے علماء اور دیگر صائب الرائے لوگوں کو اپیل کی کہ وہ لوگوں کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ اپنی زندگی کے پہلے حصے یعنی نوجوانی میں حج کریں۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس موقع پر جو باتیں انہوں نے کی ہیں۔ ان کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حکومت اپنی ذمہ داریوں سے دامن کش ہو رہی ہے۔ حکومت تو اس فریضے کو ایک مقدس فریضہ سمجھ کے سرانجام دیتی ہے اور سرانجام دیتی رہے گی۔

بابری مسجد

پچاس ہزار ہندوؤں نے ہندوستانی پارلیمنٹ کے سامنے ۲۲ تاریخ کو ایک تقریب منعقد کر کے اس فیصلے کا اعلان کیا۔ کہ وہ اس جگہ کو جس کا نام بابری ہے اور جسے مسلمان بابری مسجد کہتے ہیں۔ آزاد کروائیں گے۔ انہوں نے زعفرانی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اور اپنی مذہبی دعائیں باآواز بلند پڑھ رہے تھے۔ اور ان کی مذہبی مروجہ گھنٹیاں بھی کھڑکائی جا رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ اجودھیا یعنی اتر پردیش میں جو رام کی جنم بھومی ہے۔ اور جس کے متعلق مسلمان یہ کہتے ہیں کہ یہ بابر کی بنائی ہوئی مسجد ہے اسے واگذار کریں گے۔ کیونکہ یہاں پر ہندوؤں کے خیال کے مطابق پہلے ایک مندر تھا جسے گرا کر مسجد کی شکل دی گئی۔ بیسیوں ہندو دانشور اور مذہبی لیڈر اپنے ہاتھوں میں شکوں کی مالا لئے اس تقریب میں شرکت کرنے کے لئے آئے اس تقریب کا انتظام وشوا ہندو پریشد نے کیا تھا۔ یہ ایک ایسی تنظیم ہے جس کے ماتحت بہت سی نیم فوجی قسم کی تنظیمیں متحد ہیں۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ ۹ نومبر کو وہاں ایک رام مندر کی بنیاد رکھی جائے گی اس موقعے پر ہزاروں گھوڑا پولیس آنسو گیس اور لاٹھیوں کے ساتھ پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر موجود تھی۔ لوگ نعرے لگا رہے تھے کہ "زور سے کہو کہ ہم ہندو ہیں اور مسلمانوں کے دعوے کو رد کرتے ہیں"۔ اور یہ بات پوسٹروں اور چھوٹے چھوٹے ہینڈ بلوں پر بھی لکھی ہوئی تھی۔ یہاں پر لوگوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے انہوں نے بڑے خوبصورت پھولوں سے سجائے ہوئے استقبالی دروازے بنائے ہوئے تھے۔ اس تقریب کے موقعے پر انہوں نے کہا کہ اگر رام کی جنم بھومی یعنی جہاں ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ آزاد نہیں کروائی جا سکتی تو ہماری زندگی بالکل بے معنی ہے۔ یہ بات خاص طور پر وشوا ہندو پریشد کے سیکرٹری جنرل اشوک شنگھل نے اس وقت کہی جب لوگ ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کر رہے تھے۔ مسٹر شنگھل نے وزیر اعظم راجیو گاندھی کی انتظامیہ پر الزام لگایا کہ وہ ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں تقسیم پیدا کر رہے ہیں خاص طور پر اس زمین کے ٹکڑے کے ذریعے اور وہ مذہب کی بنیاد پر سیاست کرتے ہیں۔ اس زمین کے ٹکڑے کے متعلق اتر پردیش کی ایک عدالت میں مقدمہ دائر ہے۔ حکومت کا یہ کہنا ہے کہ جب تک عدالت کوئی فیصلہ نہیں دے دیتی ہم کچھ نہیں کر سکتے یا ہمیں کچھ نہیں کرنا چاہیئے۔

سلمان رشدی

انگلستان میں کوئی ایسا قانون نہیں ہے جو سب مذاہب، ان کے پیشواؤں اور ان کی کتب کی حفاظت کر سکے۔ عیسائیت کی حفاظت کے لئے تو قانون موجود ہے اور اس کو وسعت دینے کی کئی دفعہ دوسرے مذاہب کی طرف سے کوشش کی گئی ہے۔ لیکن ہر دفعہ برطانیہ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ مطالبہ رد کر دیا ہے گذشتہ دنوں بدنام زمانہ سلمان رشدی کی کتاب شیطانی آیات کے متعلق مسلمانوں نے احتجاج کیا تھا۔ اس وقت سے لے کر اب تک سلمان رشدی نے اپنے آپ کو نامعلوم جگہ پر چھپایا ہوا ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ پینگوئن بکس اس کتاب کو پیپر بیک میں دوبارہ شائع کر رہے ہیں۔

گذشتہ دنوں بریڈ فورڈ جہاں برطانیہ میں مسلمانوں کی اکثریت ہے میں جلسہ کر کے یہ فیصلہ کیا گیا کہ احتجاج کی مہم کو تیز کیا جائے۔ ریزولیوشن میں یہ بھی کہا گیا کہ پبلشر اور مصنف سوائے حرص کے اور کوئی مقصد نہیں رکھتے۔ جلسے میں جو تقاریر کی گئیں ان میں خاص طور پر مسلمانوں کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی گئی کہ وہ پبلشر کی اس حرص کا جواب سخت احتجاج کے ذریعے دیں۔ وہاں لیاقت حسین صاحب جو بریڈ فورڈ میں مساجد کی کونسل کے سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پچاس احتجاجی جلوس نکالنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ جلوس اگلے مہینے سڑکوں پر آجائیں گے۔ پینگوئن بکس ابھی یہ نہیں بتا رہے کہ وہ اس کتاب کو کس تاریخ کو بازار میں لائیں گے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر تاریخ بتا دی گئی تو حفاظتی اقدامات کافی ثابت نہیں ہو سکیں گے اور شائد اس دن مسلمانوں کی طرف سے پینگوئن بکس کا بہت زیادہ نقصان کیا جائے۔ یہ کتاب سخت جلد کے ساتھ ستمبر ۱۹۸۸ء میں بازار میں آئی تھی۔ اور اب تک دو لاکھ کی تعداد میں بک چکی ہے۔ اگرچہ پینگوئن سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ صحیح تعداد کیا ہے۔ لیکن وہ تعداد بتانے سے گریز کرتے ہیں۔

گذشتہ دنوں یارک میں پینگوئن کی دکان کے سامنے ایک بم پھٹا تھا۔ اور اس کے علاوہ تین بم اور تھے جو پتہ چل جانے کے بعد ضائع کر دئے گئے یہ بم پینگوئن کی تین مختلف شہروں میں دکانوں کے سامنے رکھے گئے تھے۔ اس طرح کے حملے پہلے بھی کئے جا چکے ہیں۔ سلمان رشدی کی حفاظت کے لئے جس کا سلسلہ گذشتہ فروری سے شروع ہوا تھا۔ پولیس متعین ہے۔

بچوں کا کالم

پیارے بچو!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو صحت و تندرستی کے ساتھ نیک، پاکیزہ، کامیاب بابرکت لمبی زندگی عطا فرمائے اور آپ اللہ کی اطاعت اور بندوں کی خدمت کرنے والے ہوں۔ سیدنا حضرت امام جماعت نے بھی فرمایا ہے کہ اس نئی صدی میں ہم خاص طور پر انسانیت کی خدمت کریں گے۔ آپ اگر اپنے بہن بھائیوں کا اور اپنے ہمجولیوں کا اچھی طرح خیال رکھیں اور ان کی مدد کریں تو یہ بھی انسانیت کی خدمت ہی ہوگی۔ ہر بڑی بات پہلے چھوٹی سی بات سے شروع ہوتی ہے۔ اور وہ چھوٹی بات پھیل کر بڑی ہو جاتی ہے۔ پس بڑے بڑے اچھے کام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ پہلے چھوٹے چھوٹے اچھے کام کریں۔

● یہ خوشی کی بات ہے کہ اب آپ نے اس کالم کی طرف توجہ دینی شروع کر دی ہے۔ بعض بچوں نے لکھا ہے کہ دوسرے اخبارات کی طرح پہیلیاں وغیرہ بھی درج کی جایا کریں۔ اچھی بات ہے لیکن یہ تو آپ کو کرنا چاہیئے۔ آپ اچھی پہیلیاں بھیجیں ہم شائع کریں گے۔ اسی طرح آپ چھوٹے چھوٹے مضمون بھی لکھیں، گھر کے متعلق، سکول کے متعلق، خرید و فروخت کے متعلق۔ کھیلوں کے متعلق۔ غرضیکہ جس بات کے متعلق آپ چاہیں لکھیں۔ لیکن لکھیں ضرور۔ اس کالم میں لکھتے لکھتے ـــ اللہ نے چاہا تو ـــ آپ بہت اچھے اچھے مضامین لکھنے لگیں گے۔

● حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ
ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے
اور اس میں ساری لذت اور
خزانے بھرے ہوئے ہیں"۔

دیکھئے ہے تو یہ ایک ہی فقرہ لیکن اگر ہم سب اس پر عمل کرنا شروع کر دیں تو ہماری زندگی بہت بہتر ہو جائے اور ہمیں مشکلات سے چھٹکارا مل جائے۔ جب ہمیں یہ احساس ہو کہ خدا نے ہماری دعا سنی ہے تو ہمارے دل میں سکون اور راحت پیدا ہوگی۔ اور یاد رکھیں کہ نمازوں کی عادت بچپن ہی سے ڈالنی چاہیئے یہ نہیں کہ ابھی تو ہم بچے ہیں۔ بڑے ہو کر پڑ بھی جائے گی۔

● بشریٰ نذیر نے لکھا ہے کہ میں الفضل بلا ناغہ پڑھتی ہوں۔ (بھئی یہ تو بڑی اچھی بات ہے) اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے کچھ اشعار بھی تحریر کئے ہیں وہ اشعار یہ ہیں۔

اے قادر و توانا آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا

بہارِ جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

● امۃ النصیر رشدیٰ نے لکھا ہے کہ ہم نے ان کا نام غلطی سے امۃ الرشید رشدیٰ لکھ دیا تھا۔ اب ہم نے ان کے نام کی تصحیح کر دی ہے۔ رشدیٰ نے ایف اے کا امتحان پاس کیا ہے اور مزید تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ ہے۔

رشدیٰ نے چند ایک بڑی اچھی اچھی باتیں لکھی ہیں۔ آپ بھی یہ بات سنیں (پڑھیں)

۱۔ خوف و ذلّت کے حلوے سے آزادی کی خشک روٹی بہتر ہے۔
۲۔ بے غیرتی کی زندگی سے عزّت کی موت بہتر ہے۔
۳۔ جھگڑا مول لینے سے غم کا کھا لینا بہتر ہے۔

● زاہدہ بانو وزیر آباد نے ایک نظم بھیجی ہے۔ یہ نظم خدا کی شان میں ہے اور احمدیہ جماعت کے تمام افراد کو نئی صدی کے آغاز پر مبارکباد دی ہے۔

● نوید احمد شاہد ناصر آباد ربوہ نے بھی ایک نظم بھیجی ہے "اے دوست نیا وقت آیا ہے"، واقعی نیا وقت آیا ہے۔ بلکہ ہر روز نیا وقت آتا ہے اور ہر روز ہمیں یہ عہد کرنا چاہیئے کہ آج ہم کل سے بہتر ہوں گے اس نظم میں الفت بڑھانے اور نفرت ختم کرنے کا بھی ذکر ہے۔ جو بہت اچھی بات ہے۔ نوید احمد نے ایک اور نظم بھی بھیجی ہے۔ اس نظم میں کہا گیا ہے کہ ہر کام سے پہلے سوچ لینا چاہیئے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اور آدمی کو آدمی ہی سمجھنا چاہیئے۔

● آسیہ نسیم (یا شائد تبسم) ناصر آباد ربوہ نے آقا کی یاد میں ایک مختصر سی تحریر بھیجی ہے۔ حضور کی واپسی پر خوشیوں کا جو رنگ ہوگا اس کا ذکر کیا ہے۔ اس خواہش کا بھی اظہار کیا ہے کہ حضور تشریف لا کر جمعہ پڑھائیں۔

ہم تمام بچوں سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ کالم آپ کا ہے۔ آپ اس کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت اچھی اچھی باتیں لکھنے کی توفیق دے اور اس کالم میں لکھتے لکھتے آپ بہت اچھا لکھنے لگیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

توسیع اشاعت الفضل

● محترمہ امۃ السعید صاحبہ اہلیہ محمد افضل صاحب عزیز محلہ دارالنصر شرقی ربوہ نے الفضل کے لئے مبلغ ڈیڑھ صد روپے بھجوائے ہیں۔ احباب محترمہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیک اولاد سے نوازے۔

● محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عیسیٰ خان صاحب آف کراچی نے بطور اعانت الفضل یکصد روپے ارسال کئے ہیں۔ اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

● محترمہ ممتاز چوہدری صاحبہ نے اپنی والدہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ بیوہ کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کی بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا کے ساتھ بطور اعانت الفضل یکصد ۱۰۰/- روپے بھجوائے ہیں۔

● محترمہ نائلہ صاحبہ اہلیہ منور احمد صاحب آف وہاڑی نے اپنے بیٹے ذکریا کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی ہے اور یکصد روپے الفضل کو عطیہ بھجوایا ہے۔

● محترمہ فاطمہ سلیم صاحبہ ہومیو لیڈی ڈاکٹر کرونڈی ضلع خیرپور نے نیا کلینک کھولا ہے اور الفضل کے لئے یکصد روپے اعانت بھجواتے ہوئے اپنی اولاد اور نئے کلینک کی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کی ہے۔

یہ دنیا خود بخود نہیں ہے اس کے لئے ایک خالق ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۰۹۱ - میں روبینہ کوثر بنت شیخ محمد صدیق صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/42-A دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۸۹-۲۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ روبینہ کوثر بنت شیخ محمد صدیق 1/42-A دارالعلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ شیخ محمد صدیق والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ شیخ محمود احمد برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۰۹۲ - میں منورہ صدیق بنت شیخ محمد صدیق صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/42-A دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۸۹-۲۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ منورہ صدیق 1/42-A دارالعلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ شیخ محمد صدیق والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ شیخ محمود احمد برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۰۹۳ - میں مسعود احمد طاہر ولد غلام محمد چانڈیہ قوم چانڈیہ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال ۲ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 23/11 دارالصدر جنوبی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 5/89-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2 روپے ماہوار بصورت وظیفہ وجیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مسعود احمد طاہر 23/11 دارالصدر جنوبی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ نورالحق تنویر۔ وصیت نمبر ۱۱۹۶۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ مبشر احمد کاہلوں وصیت ۲۰۳۸۲۔

مسل نمبر ۲۷۰۹۴ - میں طارق جاوید ولد عطاء اللہ وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹-۲-۱۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد طارق جاوید ولد عطاء اللہ وڑائچ ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ نصیر الدین بھٹی وصیت نمبر ۲۲۴۷۲۔ گواہ شد نمبر۲۔ صوفی بشارت الرحمن وصیت نمبر ۶۰۵۹۔

مسل نمبر ۲۷۰۹۵ - میں حافظ عبدالکریم ولد عبدالعزیز شاد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹-۳-۱۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ حافظ عبدالکریم ولد عبدالعزیز شاد صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ نصیر احمد شاد ایم اے وصیت نمبر ۲۱۵۲۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ مرزا عبدالرشید وصیت نمبر ۱۳۵۴۷۔

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر الفضل کے دفاتر بند رہیں گے لہٰذا ہفتہ ۱۴ اکتوبر کا شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

قدیمی، اوّلین، شہرۂ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
کراچی: فون ۴۱۳۲۵۱
لاہور: 1-D-۳ گلشن راوی
ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگرمل
رحیم یار خاں: فون ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون ۵۵۸

پائیوریا کورس
PYORRHEA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۵۰

سوجن مسوڑہ کورس
SWOLLEN GUMS COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

ہلتے دانت کورس
LOOSE TEETH COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

دانت خورہ کورس
CARRIES COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۴۵

پائیوریا پاؤڈر (منجن)
PYORRHEA POWDER
دانتوں کی صفائی کیلئے
قیمت S -/۸ ، L -/۱۲

تفصیلی لٹریچر فری طلب کریں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی
گولبازار ربوہ
فون: سیلز ۷۷، کلینک ۶۰۷، رہائش ڈاکٹر ۶۰۷

راحتِ جان
تبخیرِ معدہ کی مجرب دوا
قیمت ۱۴/ روپے

شربت صدر
نزلہ، زکام اور کھانسی کے لئے
قیمت ۸/ روپے

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہضم کا موثر علاج۔ قیمت ۱۴/ روپے

تریاقِ بواسیر
بواسیر کا شافی علاج
قیمت ۱۵/ روپے

روشن کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے۔ قیمت ۵/ روپے

اکسیر پائیوریا
خون اور پیپ کو روکتا ہے
قیمت ۱۰/ روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ
پوسٹ بکس ۶۰
فون: ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر گھر کی پسند
رحمت سویاں
تیار کردہ: نعمت کرامت
گول صابن والا
فیصل آباد
فون
پی پی
۲۳۲۵۸

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینجر الفضل)

باجوہ ڈیکوریشن اینڈ جنرل سٹور
کار... کمرہ... مسہری سجانے کا معقول انتظام ہے
کار کرایہ پر حاصل کریں
باجوہ جنرل سٹور ـ باجوہ مارکیٹ
گولبازار ربوہ

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
RJ
الرّحیم جیولرز
پروپرائٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز
سابق پارٹنر الرؤف جیولرز
پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی
فون: ۶۲۹۳۳۲

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص: مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
فون ۲۲۱۳۴
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

نظر اور دھوپ کی عینکیں ـ عام مرمت مفت کیجاتی ہے
داؤد بھائی چشمے والے
رحمت بازار ربوہ
جوبلی سٹور رحمت بازار ربوہ
اشیائے خورد و صرف ہمارے ہاں مناسب قیمت پر خرید فرمائیں۔ جوبلی سٹور رحمت بازار ربوہ

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کے لئے مشین اپریٹرز۔ فٹرز۔ الیکٹریشن اور بوائلر C کلاس کی ضرورت ہے ڈپلومہ ہولڈرز کو ترجیح دی جائے گی درخواستیں مع مکمل کوائف "پوسٹ بکس ۱۸ جہلم" ارسال کی جائیں۔ یا بمعہ درخواست کسی کام والے روز دفتری اوقات میں بالمشافہ ملیں۔

- تنخواہ کے علاوہ فیکٹری ایکٹ کے تحت تمام مراعات دی جائیں گی
- تمام افراد کو سنگل رہائش اور چند آسامیوں کے لئے فیملی کوارٹرز کا انتظام ہے۔

جنرل مینجر
پاکستان چپ بورڈ۔ جہلم

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، اٹھراء، سوکھا، گرمی، گیس کا علاج کرنیوالے
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
زیرِ نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
ابن حکیم نظام جان
برانچیں
ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالا: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی: محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
(خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ)
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ ● پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ ● فون نمبر ۴۸۴۴، ۴۳۱، ۷۶۴۹۷